بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ
دفتر مجلس انصار اللہ بھارت
Office Of The Majlis Ansarullah Bharat
Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA

محلہ احمدیہ قادیان 143516 ضلع گورداسپور (پنجاب) انڈیا | Mob:9682536974, E-Mail.: ansarullah@qadian.in

پیشگوئی مصلح موعود کے پورا ہونے سے متعلق مختلف پہلوؤں کے بارے میں حضرت مصلح موعودؓ کے ارشادات کی روشنی میں ایمان افروز تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 18/ فروری 2022ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (یوکے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ. اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ. اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ. اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ. صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ. غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ.

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دشمنان اسلام کے اس اعتراض پر کہ اسلام کوئی نشان نہیں دکھاتا خدا تعالیٰ سے اطلاع پا کر صداقت اسلام کے ایک بڑے نشان کے طور پر ایک معین عرصہ میں تقریباً باون ترپن خصوصیات کے حامل اپنے ایک بیٹے کی پیدائش کی پیشگوئی کا اعلان فرمایا جو نہ صرف اُس عرصے میں پیدا ہوا بلکہ اُس نے لمبی عمر بھی پائی اور اُسے اسلام کی غیر معمولی خدمت کی توفیق بھی ملی۔ اس پیشگوئی کو ہم ہر سال 20/ فروری کو پیشگوئی مصلح موعودؓ کے حوالے سے یاد رکھتے ہیں۔ اس کے مختلف پہلوؤں پر جماعتی جلسوں میں روشنی ڈالی جاتی ہے اور ایم ٹی اے پر بھی پروگرام آتے ہیں۔

پیشگوئی کے مطابق لمبی عمر پانے والے اس بچے کی صحت کی حالت کے بارے میں حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ بچپن میں میری صحت نہایت کمزور تھی پہلے کالی کھانسی ہوئی پھر صحت ایسی گر گئی کہ گیارہ بارہ سال کی عمر تک موت وحیات کی کشمکش میں مبتلا رہا۔ نظر کمزور ہو گئی۔ چھ سات ماہ تک مجھے بخار آتا رہا۔ ٹی بی کا مریض قرار دیا گیا۔ اِن وجوہ سے باقاعدہ پڑھائی نہیں کر سکا۔ اکثر اسکول سے غائب رہتا۔ کون ایسی حالت میں لمبی عمر کی ضمانت دے سکتا ہے۔ ایسے حالات میں کون کہہ سکتا ہے کہ یہ علوم بھی اس کو حاصل ہوں گے۔ آپؓ فرماتے ہیں حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ قرآن اور حدیث پڑھ لے گا تو کافی ہے۔ کہتے ہیں کہ غرض میری صحت ایسی کمزور تھی کہ

دنیا کے علم پڑھنے کے تعلق میں بالکل نا قابل تھا میری نظر بھی کمزور تھی میں پرائمری مڈل اور انٹرنس کے امتحان میں فیل ہوا ہوں کسی امتحان میں پاس نہیں ہوا۔

آپؓ فرماتے ہیں کہ خدا نے میرے متعلق خبر دی تھی کہ میں علومِ ظاہری اور باطنی سے پُر کیا جاؤں گا۔ چنانچہ باوجود اس کے کہ دنیوی علوم میں سے کوئی علم میں نے نہیں پڑھا اللہ تعالیٰ نے ایسی عظیم الشان علمی کتابیں میرے قلم سے لکھوائیں کہ دنیا یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہے کہ اِس سے بڑھ کر اسلامی مسائل کے متعلق اور کچھ نہیں لکھا جا سکتا۔ قرآن کریم کی تفسیر کا ایک حصہ تفسیر کبیر کے نام سے لکھا جسے پڑھ کر بڑے بڑے مخالفوں نے بھی تسلیم کیا کہ اِس جیسی آج تک کوئی تفسیر نہیں لکھی گئی۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ میں ابھی بچہ ہی تھا کہ رؤیا میں ایک فرشتے نے سورہ فاتحہ کی تفسیر سکھانی شروع کی اور جب وہ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُتک پہنچا تو کہنے لگا کہ آج تک جتنے مفسر گزرے ہیں ان سب نے صرف اِس آیت تک تفسیر لکھی ہے لیکن مَیں تمہیں اِس کے آگے بھی تفسیر سکھاتا ہوں۔ چنانچہ اُس نے ساری سورہ فاتحہ کی تفسیر مجھے سکھا دی۔ اِس رؤیا کے معنی در حقیقت یہی تھے کہ فہمِ قرآن کا ملکہ میرے اندر رکھ دیا گیا۔ آپؓ نے دنیا کو چیلنج دیا کہ یہ ملکہ میرے اندر اِس قدر ہے کہ میں یہ دعویٰ کرتا ہوں کہ سورہ فاتحہ سے ہی میں تمام اسلامی علوم بیان کر سکتا ہوں۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ ہمارے اسکول کی فٹبال ٹیم کو امرتسر میں میچ جیتنے پر ایک رئیس نے دعوت دی جہاں مجھے تقریر کرنے کے لیے کھڑا کر دیا گیا۔ میری دعا پر خدا تعالیٰ نے سورۂ فاتحہ کے متعلق میرے دل میں ایک نکتہ ڈالا اور میں نے کہا دیکھو قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے یہ دعا سکھائی ہے کہ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ سے مُراد ہے کہ ہم یہودی نہ بن جائیں اور وَلَا الضَّآلِّيْنَ سے مُراد ہے کہ ہم نصاریٰ نہ بن جائیں۔ اِس کی مزید وضاحت اس لیے بھی ہوتی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اِس امت میں ایک مسیح آئے گا جو لوگ اُس کا انکار کریں گے وہ یہود صفت بن جائیں گے اور بعض لوگ اپنے مذہب کی تعلیم کو نہ سمجھ کر عیسائیت قبول کر لیں گے۔ عجیب بات ہے کہ سورہ فاتحہ مکہ میں نازل ہوئی اور اُس وقت سب سے زیادہ مخالفت مکہ کے بت پرستوں کی طرف سے کی جاتی تھی مگر دعا یہ نہیں سکھائی گئی کہ الٰہی ہم بت پرست نہ بن جائیں بلکہ دعا یہ سکھائی گئی کہ الٰہی ہم یہودی یا نصاریٰ نہ بن جائیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے یہ پیشگوئی فرما دی تھی کہ مکہ کے بت پرست ہمیشہ کے لیے مٹا دیے جائیں گے اور یہودیت اور عیسائیت باقی رہے گی جس کے فتنہ سے بچنے کے لیے ہمیشہ یہ دعائیں کرنا ضروری ہوگا۔ جب میری تقریر ہو چکی تو بعد میں بڑے بڑے رؤسا کہنے لگے کہ آپ نے قرآن خوب پڑھا ہوا ہے۔ ہم نے تو اپنی ساری عمر میں یہ نکتہ پہلی دفعہ سنا ہے۔ چنانچہ واقعہ یہی ہے کہ ساری

تفسیروں کو دیکھ لو کسی مفسر قرآن نے آج تک یہ نکتہ بیان نہیں کیا۔ حالانکہ میری عمر اُس وقت بیس سال کے قریب تھی جب اللہ تعالیٰ نے یہ نکتہ مجھ پر کھولا۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ میں گیارہ سال کا تھا کہ میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ میں خدا تعالیٰ پر کیوں ایمان لاتا ہوں اُس کے وجود کا کیا ثبوت ہے۔ میں رات دیر گئے اس مسئلے پر سوچتا رہا۔ آخر دس گیارہ بجے میرے دل نے فیصلہ کیا کہ ہاں ایک خدا ہے۔ وہ میرے لیے خوشی کی گھڑی تھی کہ میرا پیدا کرنے والا مجھے مل گیا۔ سماعی ایمان علمی ایمان سے تبدیل ہو گیا۔ میں اللہ تعالیٰ سے ایک عرصے تک دعا کرتا رہا کہ خدایا مجھے تیری ذات کے متعلق کبھی شک پیدا نہ ہو۔ آج میں پینتیس سال کا ہوں اب میں اس قدر زیادتی کرتا ہوں کہ خدایا مجھے تیری ذات کے متعلق حق الیقین پیدا ہو۔ آپؓ فرماتے ہیں کہ جب خدا تعالیٰ کا وجود مجھ پر ثابت ہو گیا تو پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت بھی مجھ پر واضح ہو گئی۔ بہر حال یہ بھی ایک ثبوت ہے اللہ تعالیٰ کا آپؓ کو علوم سے پُر کرنے کا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ یہی سمجھتے تھے کہ یہ بچہ مصلح موعود کا مصداق بنے گا۔ حضرت مصلح موعودؓ نے رسالہ تشحیذ الاذھان کو رُوشناس کرانے کے لیے اُس کے اغراض و مقاصد کے بارے میں ایک مضمون لکھا جس کی حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حضور خاص تعریف کی لیکن بعد میں ذاتی طور پر حضرت مصلح موعودؓ کو فرمایا کہ میاں تمہارا مضمون بہت اچھا تھا مگر میرا دل خوش نہیں ہوا کیونکہ تمہارے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف براہین احمدیہ موجود تھی اور مجھے امید تھی کہ تم اُس سے بڑھ کر کوئی چیز لاؤ گے اُس سے فائدہ اٹھاؤ گے۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مطلب یہ تھا کہ بعد میں آنے والی نسلوں کا کام یہی ہوتا ہے کہ گذشتہ بنیاد کو اونچا کرتے رہیں۔ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ یہ ایک ایسی بات ہے کہ جسے آئندہ نسلیں اگر ذہنوں میں رکھیں خود بھی برکات اور فضل حاصل کر سکتی ہیں اور قوم کے لئے بھی برکات اور فضلوں کا موجب ہو سکتی ہیں مگر اپنے آباء سے آگے بڑھنے کی کوشش نیک باتوں میں ہونی چاہئے یہ نہیں کہ چور کا بچہ یہ کوشش کرے کہ باپ سے بڑھ کر چور ہو بلکہ یہ مطلب ہے کہ نمازی آدمی کی اولاد کوشش کرے کہ باپ سے بڑھ کر نمازی ہو۔ حضرت خلیفہ اوّلؓ آپؓ کی صحت اور علم کو جاننے کے باوجود اتنے اعلیٰ خیالات آپؓ کے بارے میں رکھتے تھے کہ یہ بچہ ایسا ہے جس میں اتنی صلاحیت ہے کہ یہ اعلیٰ ترین مضامین لکھ سکتا ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ جب ڈاکٹروں نے کہا کہ میری بینائی ضائع ہو جائے گی تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے میری صحت کے لیے خاص طور پر دعائیں کرنی شروع کر دیں اور ساتھ ہی روزے رکھنے

شروع کر دیے۔ جب آخری روزے کی افطاری کرنے لگے اور روزہ کھولنے کے لیے منہ میں کوئی چیز ڈالی تو یک دم میں نے آنکھیں کھول دیں اور میں نے آواز دی کہ مجھے نظر آنے لگ گیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بارہا مجھے صرف یہی فرماتے تھے کہ قرآن کا ترجمہ اور بخاری حضرت مولوی صاحب یعنی حضرت خلیفہ اوّلؓ سے پڑھ لو۔ اِس کے علاوہ یہ بھی فرمایا تھا کہ کچھ طب بھی پڑھ لو کیونکہ یہ ہمارا خاندانی فن ہے۔ غرض میں نے حضرت خلیفہ اوّلؓ سے طب بھی پڑھی، قرآن کریم کی تفسیر اور بخاری بھی۔ چند عربی کے رسالے بھی مجھے آپؓ سے پڑھنے کا اتفاق ہوا۔ غرض یہ میری علمیت تھی۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت مصلح موعودؓ کو علوم سے ایسا پُر کیا کہ آپؓ کی باون سالہ زندگی اس پر گواہ ہے کہ چاہے وہ دینی مضامین کا سوال ہے یا کسی دنیاوی مضمون کا جب بھی آپؓ کو کسی موضوع پر لکھنے اور بولنے کا کہا گیا آپؓ نے علم و عرفان کے دریا بہادیے۔ بے شمار موقعوں پر آپؓ کی تقاریر کو غیروں نے بھی بے حد سراہا اور اخباروں نے بھی خبریں جمائیں۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے الہام اور اَعلام کے ذریعہ سے مجھے بتا دیا ہے کہ وہ پیشگوئی میرے وجود میں پوری ہو چکی ہے اور اب دشمنانِ اسلام پر خدا تعالیٰ نے کامل حجت کر دی ہے کہ اسلام خدا تعالیٰ کا سچا مذہب، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کے سچے رسول اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام خدا تعالیٰ کے سچے فرستادہ ہیں۔

پس یہ پیشگوئی تو پوری ہوئی لیکن پیشگوئی کے الفاظ ان شاء اللہ اُس وقت تک قائم رہیں گے جب تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مشن پورا نہ ہو جائے اور اسلام کا جھنڈا تمام دنیا میں نہ لہرانے لگ جائے۔ اس پیشگوئی پر ہمارے جلسے تبھی فائدہ مند ہیں جب ہم اس مقصد کو ہمیشہ سامنے رکھیں کہ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت اور وقار کو دنیا میں قائم کرنا ہے اور اسلام کی سچائی دنیا پر ظاہر کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے سب کو لے کر آنا ہے۔ آج حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ماننے والوں کے سوا اور کوئی نہیں جس کے ذریعہ سے اسلام کا جھنڈا دنیا میں دوبارہ لہرائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کام کے کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ، عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ